www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

محمد مسعود عبدہٗ

تبصرۂ کتب!

نام کتاب: موت کے سائے (صفحات ۴۶۴)
مؤلف: عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوی۔
قیمت: ۹۰ روپے۔
ناشر: رحمانیہ دارالکتب۔ امین پورہ بازار۔ فیصل آباد

کتاب کا نام "موت کے سائے" خود ہی اپنے موضوع کی نشاندہی کر رہا ہے۔
قرآن مجید میں اللہ عزوجل کا اعلان ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ (العنکبوت ۵۷)

ترجمہ: ہر ذی روح کو ایک نہ ایک دن موت کا ذائقہ چکھنا ہے پھر تم سب کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔

مؤلف موصوف نے اللہ عزوجل کے اسی اعلان کی بھرپور ترجمانی کی ہے۔ اس اعلان کی مؤید قرآن مجید میں موجود دیگر آیات اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی محنتِ شاقہ سے ترتیب دیا ہے۔

قارئین کے دلوں میں موت کے یقینی عمل کے احساس کو سمونے کے لئے نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی اموات کی تفصیلات بڑے مؤثر انداز میں پیش کی ہیں۔

موصوف نے بلاشبہ موت کے حوالے سے ایک مسلمان کے دل میں پیدا ہونے والے خیالات کا احاطہ کرتے ہوئے ان کے بارے میں قرآن و حدیث کی روشنی میں بڑی اہم معلومات فراہم کی ہیں۔ مثلاً

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

موت کو ہر سانس پر یاد رکھ کر انسان کتنے اچھے اعمال سے آراستہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کن انعام واکرام کا مستحق قرار پاتا ہے اس کی وضاحت میں مؤلف نے قرآنِ حکیم کی مندرجہ ذیل آیت منتخب کی ہے۔

فِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ
وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (زخرف)

اسی جنت میں وہ سب کچھ ملے گا۔ جس کو جی چاہے گا۔ اور جس سے آنکھوں کو لذت ملے گی اور تم یہاں ہمیشہ رہو گے۔

اس طرح موت کو بھول کر انسان کا کردار کتنا گھناؤنا ہو جاتا ہے اور انجام کار وہ بارگاہِ الٰہ سے کیسا مغضوب قرار پاتا ہے۔

اس کی دلیل میں قرآن مجید کی اس آیت کو منتخب کیا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ
اطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ ۝
أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (یونس ۷)

ترجمہ:۔ جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور دنیا ہی کی زندگی سے دل لگا بیٹھے ہیں اور اسی حالت پر مطمئن ہو گئے۔
اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے برے کرتوت کے باعث ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔

اس قبیل کے اسلوبِ بیان نے موصوف کی تحریر کو جہاں علم الوحی کے لازوال حسن سے نوازا ہے وہاں اسے مؤثر بنانے میں بھی بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔

موت کے بارہ میں بزرگانِ دین کے اقوالِ زریں کا چناؤ اور اسلاف کے تقویٰ اور موت سے متعلق احساسات کا ذکر بھی قارئین کے دلوں میں موت کے احساس کو گرمانے میں بہت حد تک ممد و معاون ہے۔

کتاب کے آغاز میں جلیل القدر علماء کے تبصرے اور تقریظات۔ اور آخر میں مؤقر جرائد میں شائع ہونے والے تبصروں اور آراء پر مشتمل ۱۹ صفحات کی تحریریں مؤلف موصوف کی اس گراں قدر کاوش کو خراجِ تحسین پیش کر رہی ہیں۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

لیکن کتاب کو تسلسل کے ساتھ پڑھتے ہوئے جہاں بھی موصوف قرآن وحدیث کی روشنی سے نکل کر اپنے مؤقف کی تائید میں اپنے ایسے اشعار پیش کرتے ہیں جن میں "آمد" سے زیادہ "آورد" کا عمل زیادہ کارفرما محسوس ہوتا ہے۔ تو نزاکتِ ذوق پہ گراں گزرتا ہے اور اثر کی گرفت تھوڑی دیر کے لئے کمزور ہو جاتی ہے۔

جبکہ "آمد" کے اشعار مخاطب کو مسحور کرنے میں بڑی قدرت رکھتے ہیں۔

سعدی مرحوم کے دو شعر موت ہی سے متعلق ۹ سال کی عمر میں والد مرحوم سے پڑھے تھے مفہوم سمجھا تھا۔

آج بھی وہ دل اور دماغ میں ایسا بسیرا کئے ہوئے ہیں۔ کہ جب بھی کسی نئی عمارت پہ نظر پڑتی ہے۔ تو فوراً یہ شعر یاد آتا ہے۔ ؎

ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت
رفت و منزل بدیگرے پرداخت

اور پھر ساتھ ہی دوسرا شعر دعوتِ عمل دیتا ہوا دامنِ دل کھینچتا ہے۔ ؎

خجل آنکس کہ رفت و کار نساخت !!
کوسِ رحلت زدند و بار نساخت !!

یوں بھی انسان کے تمام فکری اور عملی مسائل کا حل اور تمام اعمال کی راہنمائی کے لئے اللہ عزّوجلّ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ اصول اعلیٰ ترین کمال و صفات کے مالک ہیں۔

چنانچہ۔ فن تحریر وخطاب میں بھی ان کے ہی اصولوں کو جتنا بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے ہماری تحریر اور خطاب اتنا ہی مؤثر اور فنی حسن وجمال سے مزین ہوگا۔

"کثیر المعنی مختصر کلام۔ اور اس کے لئے کم سے کم موزوں ترین الفاظ کا انتخاب"۔

بحیثیت قاری عام طور پر طوالت اور تکرار کے نفسیاتی ردِّعمل جو علمی سطح پہ حاصل کئے گئے ہیں۔ اس میں شرحِ صدر کا تاثر اس جملہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

"فلاں صاحب لکھتے تو بہت اچھا ہیں مگر طوالت اور کثرتِ تکرار سے بیزار کر دیتے ہیں۔"

مناظر احسن گیلانی اپنی کتاب "پاک وہند میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت"

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں علاء الدین خلجی کے زمانہ میں مولانا کریم الدین (دہلی) کے ایک واعظ سے متعلق علامہ برنی کا نزہۃ الخواطر کے حوالہ سے بیان نقل کیا ہے۔

کَانَ یُنْشِدُ فِیْ مَوَاعِظِہٖ کَثِیْرًا مِّنَ الْأَشْعَارِ مِنْ إِنْشَائِہٖ وَ یُسَجِّعُ الْکَلَامَ وَلِذٰلِکَ لَمْ یُعْجِبِ النَّاسَ وَلَا یَأْخُذُ بِمَجَامِعِ الْقُلُوْبِ وَلَا یَحْضُرُ فِیْ مَجْلِسِہٖ إِلَّا قَلِیْلٌ مِّنَ النَّاسِ (ص ۱۸۶)

ترجمہ " اپنے وعظوں میں خود تصنیف کردہ اشعار پڑھنے کی ان کو عادت تھی، مقفّی گفتگو کرتے تھے۔ اس لئے لوگ ان کے وعظ کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اور دلوں پر اثر ہوتا ان کی مجلس میں اس لئے کم آدمی شریک ہوتے تھے۔

عوامی رائے کے بعد وہ خود البرنی ان کے بارہ میں آگے چل کر یہ بھی لکھتے ہیں۔

" لَہٗ اِنْشَاءٌ یَدُلُّ عَلٰی قُدْرَتِہٖ عَلَی الْبَیَانِ نَظْمًا وَنَثْرًا۔

" ان کی انشاء اچھی ہے۔ نظم ونثر دونوں پر قدرت رکھتے ہیں۔"

بعینہٖ راقم بھی کتاب کی مجموعی افادیت اور اہمیت کا اعتراف کرتے ہوئے یہ ضرور کہے گا۔

" موت کے سائے " ایک ایسی کتاب ہے جو قاری کے دل میں احساس آخرت کو جگا کر اعمالِ صالح میں تیز تر گامزن ہونے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

نام کتاب : آسان ترجمہ قرآن مجید
پارہ اوّل تا پنجم (الگ الگ)

تسوید وترتیب : حافظ نذر احمد پرنسپل تعلیم القرآن
خط وکتابت سکول لاہور ۵

ناشر : مسلم اکادمی ۱۸/۲۹ محمد نگر لاہور ۵

حافظ نذر احمد صاحب علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں۔ ابنِ قیّم کی خدمات کے حوالے سے بھی سب ان کی خدمات کے معترف ہیں۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ